قربانی کرنے کی بجائے کسی غریب کی مدد کرنا بہتر نہیں؟ ایک اعتراض کا جواب

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بقرہ عید کے موقع پر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ قربانی میں جانور خریدنے میں اتنا خرچہ ہوجاتا ہے۔ جانور خرید کر اس کو ذبح کرکے اتنا فائدہ نہیں، جتنا فائدہ غریب کی مدد کرنے میں ہے۔ یہی رقم اگر کسی غریب آدمی کو دیدی جائے تو اس کی اچھی مالی مدد ہوسکتی ہے، اس کے گھر کا چولہا جل سکتا ہے، غریب کی بیٹی کی شادی کا انتظام ہوسکتا ہے، وہ غریب شخص کرایہ کے گھر سے نکل کر اچھا گھر خرید سکتا ہے، کچھ چھوٹا موٹا سا اپنا کام کاج شروع کرکے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے بچ سکتا ہے، لہذا غربت کے حالات کے پیش نظر قربانی کیلئے اتنے مہنگے مہنگے جانوروں کو خریدنے کے بجائے غریبوں کی مالی مدد کی جائے، اور جتنی رقم سے جانور خریدنا ہو، اتنی رقم اپنے کسی غریب رشتے دار شخص کو دے دیں تو یہی قربانی ہوجائے گی۔ کیا یہ کہنا درست ہے اور اس طرح قربانی ہوجائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قربانی کے دِنوں میں انسان کا کوئی عمل اللہ عزوجل کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا، اور قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی مقامِ قبولیت حاصل کرلیتا ہے اور قربانی کے جانور کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی قربانی کرنے والے کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ یہ اولاً کچھ قربانی کی فضیلت بیان ہوئی۔ جہاں تک قربانی کے بجائے غریب کی مدد کرنے کی بات ہے، تو قربانی کے بدلے جتنا بھی صدقہ

وخیرات کردیا جائے، یہ کسی صورت قربانی کے قائم مقام نہیں ہوسکتا، لہذا قربانی کے بجائے غریب کی مدد کرنے کو ہی قربانی قراردینا، دراصل شرعی احکامات میں مداخلت کرنا ہے جوکہ بہت بڑا گناہ ہے۔ مسلمان اللہ عزوجل اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا پابند اوراس کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنے والا ہوتا ہے۔ احکامِ الہیہ میں انسان کے لئے کثیر دینی ودنیاوی فوائد ہوتے ہیں، خواہ انسان کی عقل میں آئیں یا نہ آئیں۔ درحقیقت انسان کی عقل، اُس کی سوچنے کی صلاحیت سب کچھ محدود ہے، لہذا بندے کو چاہیئے کہ صرف بندگی بجالائے، اللہ عزوجل زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندوں کے لیے کیا نفع بخش ہے۔ غریبوں کی مدد قربانی کے حکمِ خداوندی سے منہ پھیر کرہی کرنا ضروری نہیں بلکہ دینِ اسلام کے دیگر احکام پر عمل کرکے غریبوں کی جتنی چاہیں، مدد کریں۔ زکوٰۃ، فطرانہ، کفارات، صدقات، بھوکوں کو کھانا کھلانا، کپڑے پہنانا یہ سب غریبوں کی فلاح کے لیے ہیں۔

قربانی بھی ایک ایسا موقع ہے جس میں عبادت کے ساتھ اَزاَوّل تا آخر غریبوں بلکہ پورے معاشرے کی مدد کا بہت واضح اور خوبصورت پہلو شامل ہے۔ غریب کسان اور چرواہے سال بھر قربانی کے جانور پالتے اوراس کی پرورش میں بے حد مشقت برداشت کرتے ہیں، ان سے جانور خریدنے میں ایسے غریب لوگوں کو عید سے قبل اچھی قیمت پر اپنا جانور بیچ کر مالی فائدہ حاصل ہوتا ہے، پھر خریدنے سے لیکر جانور کی قربانی تک لاکھوں افراد کو روزگار ملتا ہے، جیسے ٹرانسپورٹرز، چارہ فروش، ویٹرنری ڈاکٹرز، قصاب، مزدور وغیرہ۔ قربانی کے بعد شریعت مطہرہ کی طرف سے قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی ترغیب، رشتہ داروں میں اُلفت اور غریبوں کو عزت سے گوشت فراہم کرنے کا سبب بنتی ہے۔ قربانی کے جانور کی کھالیں غریبوں، یتیموں کو یا ان کے اخراجات کا انتظام کرنے والی تنظیموں، نیز مساجد، مدارس وجامعات کو دی جاتی ہیں، جن سے غریبوں اور علم دین کی خدمت والوں کی تعلیم وخوراک کا بندوبست ہوتا ہے۔ لہذا قربانی محض ایک عبادت نہیں، بلکہ صدقہ وخیرات اور غریب کی مدد کرنے کا ایک بہترین ذریعہ بھی ہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قربانی ہو یا حج کا معاملہ، غریب کی مدد میں عبادات ہی کو کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے؟ کیا یہی ایک غریب کی مدد کرنے کا ذریعہ رہ گئے ہیں؟ اگر واقعی ان کو غریب کی فکر ہوتی، تو وہ اپنے ارد گرد موجود ہزاروں فضول خرچیاں بند کروانے کی بات کرتے۔ آج سوسائٹی میں مہنگے موبائل، قیمتی گاڑیاں، پرتعیش بنگلے، شادیوں پر لاکھوں روپے کا خرچ، فیشن، برانڈڈ اشیاء، ہوٹلنگ، سیاحتی ٹرپ اور دیگر کئی غیر ضروری اخراجات عام ہیں، جن پر کوئی سوال نہیں اٹھاتا لیکن جیسے ہی کوئی مسلمان سنتِ ابراہیمی ادا کرنے نکلتا ہے، تو فوراً "غریبوں کی مدد" کی آواز بلند ہو جاتی ہے، یہ دوہرا معیار اور قلبی و عملی منافقت کے سوا کچھ نہیں۔

قربانی کے دنوں میں خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل اللہ عزوجل کو قربانی سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا، چنانچہ

جامع ترمذی کی حدیث مبارکہ ہے: "عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما عمل آدمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم، انها لتأتی یوم القیامة بقرونها وأشعارها وأظلافها، وأن الدم لیقع من اللہ بمکان قبل أن یقع من الارض، فطیبوا بها نفسا" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن ابنِ آدم (یعنی انسان) کا کوئی عمل اللہ کو خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ بے شک وہ (قربانی کا جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں (یعنی پاؤں) سمیت آئے گا۔ اور بے شک قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں مقامِ (قبولیت) حاصل کر لیتا ہے، لہٰذا خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔ (جامع ترمذی، ابواب الاضاحی عن رسول اللہ، صفحہ 645، رقم الحدیث: 1493، مؤسسة الرسالة ناشرون)

قربانی کے جانور کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی قربانی کرنے والے کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں،

چنانچہ سنن کبری للبیہقی کی حدیث پاک ہے: "عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا فاطمة قومی فأشهدی اضحیتک فانه یغفر لک بأول قطرة تقطر من دمها کل ذنب عملتیه" ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا : اے فاطمہ! کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ، کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرے کے گرتے ساتھ ہی تمہارے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (السنن الکبری للبیھقی، جلد9، صفحہ476، رقم الحدیث : 19162، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

قربانی میں خون بہانے کے بدلے کوئی صدقہ وغیرہ کافی نہیں ہوسکتا، چنانچہ بسوط سرخسی میں ہے : ”أن الواجب التقرب بإراقة الدم، ولا يحصل ذلك بالتصدق بالقيمة ففي حق الموسر الذي يلزمه ذلك لا إشكال أنه لا يلزمه التصدق بقيمته، وهذا؛ لأنه لا قيمة لإراقة الدم وإقامة المتقوم مقام ما ليس بمتقوم لا تجوز وإراقة الدم خالص حق الله تعالى، ولا وجه للتعليل فيما هو خالص حق الله تعالى وأشرنا بهذا إلى الفرق بين هذا والزكاة وصدقة الفطر وأما في حق الفقير التضحية أفضل لما فيه من الجمع بين التقرب بإراقة الدم والتصدق، ولأنه متمكن من التقرب بالتصدق في سائر الأوقات، ولا يتمكن من التقرب بإراقة الدم إلا في هذه الأيام فكان أفضل“ ترجمہ : (قربانی میں) واجب تقرب (اللہ کا قرب حاصل کرنا) خون بہانے کے ذریعے ہے، تو قیمت صدقہ کرنے سے یہ تقرب حاصل نہیں ہوتا۔ لہذا صاحبِ استطاعت (مالدار) جس پر قربانی واجب ہے، اس کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ اس پر صرف قیمت صدقہ کرنا لازم نہیں، اس پر خون بہانا لازم ہے، کیونکہ خون بہانے کی (عبادت) کی کوئی قیمت نہیں، اور جو چیز قیمت والی نہیں، اس کی جگہ قیمت دینا جائز نہیں۔ اور خون بہانا اللہ تعالیٰ کا خالص حق ہے، اور جو چیز اللہ کے خالص حق میں ہو، اس میں عقلی قیاس کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور اس سے ہم نے قربانی اور زکوۃ وصدقہ فطر کے درمیان فرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔ البتہ فقیر کے حق میں قربانی کرنا افضل ہے، کیونکہ اس میں خون بہا کر تقرب حاصل کرنے اور (قربانی کرکے گوشت کو) صدقہ کرنے، دونوں (طرح کی مالی قربتوں یعنی تملیک اور اِتلاف) کو جمع کرنا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ باقی دِنوں میں صدقہ کے ذریعے تقرب حاصل کیا جا سکتا ہے، لیکن خون بہا کر قربِ الٰہی حاصل کرنے کا موقع صرف اِنہی دنوں میں ہوتا ہے، اس لیے یہ (قربانی) افضل ہے۔ (بسوط سرخسی، جلد12، صفحہ13، 14، دار المعرفۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-738

تاریخ اجراء: 10ذی القعدۃ الحرام1446ھ/08مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net